

## سبقی خاکے

تحریر: پروفیسر نسreen زہرا  
نظر ثانی: ڈاکٹر عطش درانی



## فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
221	تعارف	
221	مقاصد	
223	سبق کی تنظیم	1-
223	1.1 اشارات سبق کی تیاری	
223	1.2 واضح مقاصد	
224	1.3 تسلسل	
224	1.4 سمعی و بصری اعانات	
225	1.5 سوال جواب اور دیگر تدابیر	
226	1.6 تختہ سیاہ کا موزوں استعمال	
226	1.7 استاد کے ذاتی اوصاف	
226	1.8 طلبہ کی شرکت	
227	1.9 لچک	
227	1.10 تفویض کار	
227	1.11 تنقیدی جائزہ	
227	1.12 دیگر اساتذہ کا تعاون	
228	1.13 ہر برٹ کے رکی اقدامات میں ترمیم	
228	1.14 اہم نکات	
229	خود آزمائی نمبر 1	

230	سبق کی تیاری	-2
230	2.1 تیاری کی اہمیت اور طریقے	
231	2.2 مفصل اشارات	
233	2.3 ابتدائی سطح کے اقدامات	
236	2.4 اردو قاعدے کی تدریس	
239	2.5 دوسری اور تیسری جماعت کے اشارات	
239	2.6 چوتھی اور پانچویں جماعت کے اشارات	
240	2.7 اہم نکات	
241	خود آزمائی نمبر 2	
243	جوابات	-3
244	کتابیات	-4

## تعارف

اردو کی تدریس کے لئے عام طور پر روایتی طریقوں سے کام لیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اردو کے اسباق کی تیاری اور تنظیم کے لئے بھی روایتی اقدامات ہی کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ ہر برٹ کے رسمی اقدامات ہر قسم کے سبق میں پیش نظر رہتے ہیں۔ معلوماتی، مہارتی اور تحسینی ہر قسم کے سبق میں انہی اقدامات کی بازگشت سنا کی دیتی ہے۔ زیر نظر یونٹ میں اس طرف توجہ دی گئی ہے کہ ان رسمی اقدامات کی تنظیم نو کرتے ہوئے اور انہیں بہتر بناتے ہوئے ایسے طریقے تجویز کئے جائیں جن سے قومی زبان کی تدریس کی سطح بلند ہو سکے۔

## مقاصد

- ہمیں امید ہے کہ اس یونٹ کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ
- 1- سبق کی تیاری کے رسمی اقدامات سے آگاہی کے بعد انہیں بروئے کار لاسکیں گے۔
  - 2- کامیاب سبق کے اشارات تیار کر سکیں گے۔
  - 3- اپنے روزمرہ اسباق کو بہتر بناسکیں گے۔



## 1- سبق کی تنظیم

کامیابی استاد کی منزل و مقصود ہوتی ہے اس طرف پہلا قدم ٹھوس محنت اور ذہانت کے ساتھ اس کا تیار کردہ سبق ہوتا ہے۔ ایک اچھا اور کامیاب سبق وہی ہوتا ہے جس کی بہتر اور مناسب تنظیم کی گئی ہو اور اسے تحریری حالت میں لایا جائے ایک اچھا استاد جماعت میں جانے سے پہلے ہمیشہ سبق تیار کرتا ہے اور بعد میں اپنے سبق پر تنقیدی نظر ڈالتا اور آئندہ اسباق ہر حال میں بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس عمل کے مندرجہ ذیل اقدامات ہیں۔

### 1.1 اشارات سبق کی تیاری

تحریری سبق کو اشارات کی صورت میں تحریر کیا جاتا ہے سبقی منصوبہ بنا لینے اور اسے لکھ لینے سے اہم نکات استاد کے ذہن میں محفوظ ہو جاتے ہیں اور بعد ازاں اسے کوئی دقت نہیں ہوتی۔ سبق محدود اور مخصوص وقت میں ختم ہو جاتا ہے اور استاد کو کسی مقام پر کوئی رکاوٹ یا خفت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ استاد اگر روزانہ اپنے سبقی خاکے لکھتا رہے گا تو اس کے پاس اپنی کارکردگی کا بھی مکمل ریکارڈ ہوگا اور آئندہ برس اگر اسی درجے کی جماعت کو پڑھانا پڑے گا تو نئی تیاری میں سابقہ تیاری سے مدد مل سکتی ہے۔ اسباق بہتر ہو سکتے ہیں اور کارکردگی میں بھی بہتری ہوتی چلی جاتی ہے۔ ایسا استاد طلبہ کی تعلیمی حالت پر بھی بہتر نظر رکھ سکتا ہے اور ان کی کارکردگی کا بھی مسلسل جائزہ لے سکتا ہے۔

### 1.2 واضح مقاصد

تدریس کا کام بے مقصد اور بے ترتیب نہیں ہے اگرچہ ہر مضمون پڑھانے کے انداز اور مقاصد الگ الگ ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بات طے ہے کہ ہر مضمون کی تدریس کے کچھ واضح مقاصد ہوں گے جو مضمون کے ساتھ مخصوص ہوں گے اور کچھ مقاصد جماعت کے ساتھ مخصوص ہوں گے۔ استاد کو ان دونوں مقاصد سے آگاہ ہونا چاہئے اور انہی مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے اسباق کی تنظیم کی کوشش کرنی چاہئے۔ خاص طور پر اردو کی تدریس میں ایک اور انداز بھی شامل ہوتا ہے اور وہ ہے اردو کی قومی حیثیت، اس لحاظ سے چند قومی مقاصد بھی اسباق کی تیاری میں پیش نظر رہتے ہیں۔ چنانچہ اردو پڑھانے کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں۔

(الف) قومی مقاصد: اردو بطور قومی زبان تدریس کے حوالے سے

(ب) موضوعی مقاصد: اردو بطور زبان یا لسانی مقاصد کے حوالے سے

(ج) جماعت وار مقاصد: ابتدائی، وسطی یا ثانوی سطح کی جماعتوں کے لحاظ سے تدریسی مقاصد

استاد کو اپنے اسباق کی تیاری کے دوران ساری توجہ ان مقاصد پر مرکوز رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ استاد کو چاہئے کہ اپنے سبقی مواد کو اس طرح سے ترتیب دے کہ کوئی بھی پہلے غیر واضح نہ رہے۔ سب سے پہلے اس جماعت کے مقاصد کے لحاظ سے سبق کو دیکھیں۔ پھر یہ دیکھئے کہ اس سبق سے کون سے لسانی مقاصد پورے ہوں گے اور کس طرح سے؟ آخر میں جائزہ لیں کہ اس سے بچہ کون سی قومی ضروریات سے بہرہ ور ہو سکے گا۔ سبقی جائزے سے اسے معلوم ہو جائے گا کہ کیا تدریس کے بعد ان مقاصد کے حصول میں کامیابی بھی ہو سکی ہے یا نہیں۔ اس جائزے کی روشنی میں وہ اپنے آئندہ سبقی خاکے بہتر بنا سکے گا۔

### 1.3 تسلسل:

ایک استاد کے تمام اسباق میں تسلسل ہوتا ہے یعنی اس کا ہر پچھلا سبق اگلے سبق کے ساتھ مربوط ہوتا ہے اور یوں مقاصد کا حصول بتدریج آگے بڑھتا ہے۔ ہر سبق کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ پچھلے اسباق میں بچوں کی سابقہ معلومات کیا ہیں؟ سبق کی تیاری اس مفروضے پر مبنی ہوتی ہے کہ یہ جان لیا جائے کہ بچے اس سے پہلے کس بات کا علم رکھتے ہیں تاکہ سبق اسی بات سے شروع ہو اور فطری اور قدرتی انداز میں آگے بڑھے۔ یہاں تسلسل کے دو معنی ہیں۔ ایک یہ کہ تمام اسباق آپس میں مربوط ہوں اور ارتقا پذیر ہوں اور دوسرے یہ کہ ہر سبق کے اندر ہر نقطے کا دوسرے کے ساتھ ربط اور ارتقاء رہے۔ سارا سبقی مواد ایک مسلسل زنجیر کی طرح آگے بڑھنا چاہئے اس میں سکتے اور جھول نہ ہو۔ پورا سبق ایک وحدت ہو اور تمام اسباق ایک بڑے مقصد کے اجزاء ہوں جو آپس میں منطقی انداز میں جڑے ہوئے ہوں۔

### 1.4 سمعی و بصری اعانات

ہر سبق کی تنظیم میں پہلے سے طے کیا جاتا ہے کہ اس میں کن اعانات کی ضرورت ہوگی جو سمعی و بصری تقاضوں کو تقویت دے سکیں گی۔ ان اعانات کا انتخاب بے حد اہم ہے۔ غیر ضروری اور فالتویا زائد اعانات استعمال کرنا بھی اسی طرح سے غلط ہے جیسے کسی اعانات کا سرے سے استعمال نہ ہونا۔ بعض اساتذہ سبق کو محض تفریح اور کھیل بنا دیتے ہیں اور غیر ضروری مواد کے استعمال سے اسے دلچسپ بنانے کی کوشش میں وقت اور سرمایہ ضائع کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ ضروری ہے کہ استاد اپنے سبق کے تقاضوں کو دیکھے اور انہی کے مطابق حسب ضرورت سمعی و بصری مواد تلاش



کرے۔ یہ مواد سبق پڑھانے سے پہلے استاد کے پاس موجود ہونا چاہئے۔ تصاویر، تراشے، ماڈل، نقشے سبق سے پہلے حاصل کئے جائیں۔ یہ بات پیش نظر رہے کہ کوئی خوبصورت تصویر، ماڈل، فلم یا چارٹ محض بچوں کو خوش کرنے کے لئے نہ لگائی جائے اور جس کا سبق کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو۔ ایسا مواد خواہ کتنا ہی دلچسپ ہو اگر اس کی ضرورت نہیں اور استعمال بر محل نہیں تو اس سے کوئی تدریسی مقاصد پورے نہیں ہوتے بلکہ اس کی موجودگی میں سبق کی کامیابی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ تعلیم کو دلچسپ، پائیدار اور با مقصد بنانے کے لئے ضروری ہے کہ استاد سمعی و بصری اعانات کو خوش اسلوبی سے اور بر محل استعمال کرے۔

## 1.5 سوال جواب اور دیگر تدابیر

طلبہ کو فعال رکھنے اور سبق میں ان کی بھرپور شرکت کے لئے ضروری ہے کہ استاد سوالات اور دیگر تدریسی تدابیر کے ذریعے انہیں بیدار رکھے۔ سبق کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ جماعت میں کسی قسم کے سوالات پوچھے گئے تھے اور بچوں کے جوابات کس حد تک تسلی بخش تھے۔ اچھا استاد ہمیشہ بچوں سے مناسب سوالات کرتا ہے اور خود انہیں بھی سوالات کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ سوالات پر مہارت ہی دراصل سبق پر مہارت کا نام ہے۔ سوال بھاب سے سبق میں زندگی اور جوش دکھائی دیتا ہے سوالات کی مدد سے بچوں کی سابقہ معلومات کا جائزہ لیا جاتا ہے اور ان کی توجہ سبق پر مرکوز رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ سوال و جواب کی فضا قائم ہونے سے بچے حاضر دماغ رہتے ہیں انہیں اس بات کی ترغیب ملتی ہے کہ وہ بھی پہلے سے تیار ہو کر آئیں۔ سوالات کے ذریعے بچوں کے بارے میں بھی کئی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ مثلاً ان کی دلچسپیاں کیا ہیں؟ ان کے خوف اور خدشات کیا ہیں؟ وہ کس درجہ ذہانت پر ہیں؟ ان کے فکر اور سوچ کی پہنچ کہاں تک ہے؟

سوالات مختصر و واضح اور سچے تلے انداز میں ہونے چاہئیں۔ سوالات بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق ہونے لازمی ہیں۔ بہتر ہے کہ جواب پہلے سے متوقع ہو اور صرف ہاں یا ناں میں نہ دیا جاسکتا ہو بلکہ بچہ ایک دو جملوں میں جواب دینے کا پابند ہو۔ سوالات مشکل اور دور از کار نہ ہوں کہ بچے عدم دلچسپی، اکتاہٹ اور بوکھلاہٹ کا شکار نہ ہوں۔ سوالات لمبے نہ ہوں جن کے کئی جوابات نکلتے ہوں یا جواب کے کئی حصے ہوں۔ ایسے سوالات بچوں کو الجھا دیتے ہیں۔ سوالات سبق سے مربوط ہوں اور اس کے کسی نکتے کی وضاحت، تشریح یا تفصیل سے متعلق ہوں۔ یہ سبق کے مختلف حصوں کے ساتھ ربط اور تسلسل کا باعث ہوں۔ تمام سوالات پہلے سے طے شدہ ایک منطقی ترتیب میں ہونا چاہئیں۔

## 1.6 تختہ سیاہ کا موزوں استعمال

زبان اور خاص طور پر اردو کی تدریس میں تختہ سیاہ ایک لازمی اعانت کی حیثیت رکھتا ہے یہ وہ بصری اعانت ہے جو دنیا کے ہر استاد کو کمرہ جماعت کے ساتھ میسر ہے۔ تختہ سیاہ کے استعمال کے اقدام سبقی اشارات میں طے شدہ ہیں۔ اس بصری اعانت کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ ہر قسم کے الفاظ، محاورات، اصول، جملے، تشریحات، تختہ سیاہ کی مدد سے بچوں کے سامنے لکھے جاتے ہیں۔ اس کی مدد سے استاد زیادہ پر اعتماد ہو کر تدریس کا کام انجام دے سکتا ہے۔ سبق کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ استاد تختہ سیاہ کو کس حد تک موزوں اور بہتر انداز میں استعمال کرتا ہے۔

## 1.7 استاد کے ذاتی اوصاف

استاد کو اپنے مضمون کے مطابق ذاتی اوصاف کا مالک بھی ہونا چاہئے۔ اردو کے استاد کو بھی اس زبان سے تعلق اس پر مہارت، اس کے ساتھ وابستگی ہونا ضروری ہے۔ اس کی شخصیت کے دیگر اوصاف مثلاً لباس، لہجہ، انداز، گفتگو، حرکات و سکنات، رویے اور مزاج کی اپنے مضمون کی تدریس کے حوالے سے ہم آہنگی ضروری ہے۔ اردو کے استاد کو اردو زبان و ادب پر پوری مہارت حاصل ہونی چاہئے۔ اسے چاہئے وہ بچوں کی سطح پر اتر کر آسان زبان میں زیادہ موثر انداز میں بات کر سکے وہ ایک مقررہ وقت میں اپنے سبق کو ختم تو کرے لیکن اس طرح کہ اگلے سبق کی تفہیم اور اشتیاق باقی رہ جائے استاد کا طریق تدریس موزوں دلچسپ اور بے تکلف ہو تو یہ شوق دو چند ہو جاتا ہے۔

## 1.8 طلبہ کی شرکت

تدریس اور خاص طور پر اردو کا سبق اس بات کا متحمل نہیں ہو سکتا کہ صرف استاد بولتا چلا جائے اور طلبہ سنتے رہیں طلبہ کی اپنی بھرپور شرکت سبق کی کامیابی کے لیے ضروری ہے چنانچہ سبق کی تیاری میں یہ بات پہلے ہی واضح ہو جانی چاہیے کہ طلبہ کی یہ شرکت کس طرح سے لازم رکھی جائے گی۔ اس مقصد کے لیے سوالات عملی کام تختہ سیاہ پر طلبہ کو بلا کر دلچسپ مشاغل کا اہتمام کر کے اور صحت مند مقابلے منعقد کروا کر طلبہ کی شرکت کو یقینی بنایا جاسکتا ہے استاد کو اندازہ ہونا چاہیے کہ طلبہ سبق میں کس حد تک تعاون کریں گے اور وہ کہاں تک بے تکلف بلا جھجک استاد کی معاونت کریں گے اس عمل سے بچوں کی صلاحیتوں کو نکھرنے کا موقع بہتر میسر آئے گا۔

## 1.9 چلک

سبقی اشاروں میں اس بات کی گنجائش رکھی جانی چاہیے کہ کمرہ جماعت میں حسب ضرورت دیگر تقاضے بھی پورے کیے جاسکیں مثلاً وقت کی کمی کسی اچانک ضرورت کا تقاضا کسی بچے کا غیر متوقع رد عمل ان تمام باتوں کو پہلے سے سوچ لینا چاہیے اور ان کے مناسب اقدامات کی خاطر سبق میں گنجائش رکھنا لازمی ہے بعض اوقات استاد بچوں کے سوالات اور جوابات کے نتیجے میں موضوع سے ہٹ جاتا ہے اور طے شدہ اشارات پر عمل درآمد نہیں کر پاتا چنانچہ سبق اشارات کی چلک ہی اسے مواد کو پھر سے ترتیب میں لانے کا سبب بن سکتی ہے۔

## 1.10 تفویض کار

بچوں کو دیئے جانے والا گھر کا کام یعنی تفویض کار یا مفوضہ کام کا تعلق بھی سبقی منصوبہ بندی ہی سے ہوتا ہے سبقی خاکے میں پہلے سے طے کر لینا چاہیے کہ کس قسم کا کام بطور تقویت بچوں کو سونپا جائے۔ یاد رہے کہ گھر کا کام محض تقویت مشق ڈرل کے لیے ہوتا ہے لہذا تدریس کا کوئی حصہ اس میں شامل نہیں ہونا چاہیے تدریس کا سارا کام صرف کمرہ جماعت میں ہونا چاہیے تاکہ استاد کے حصے کا کام طلبہ کو نہ کرنا پڑے۔ اس سے تدریسی مقصد فوت ہو جاتا ہے اور سبق کی کامیاب تدریس عمل میں نہیں آسکتی۔ گھر پر اگر تحریری کام دیا گیا ہو تو استاد کا کام ہے کہ اسے بغور جانچے اور ان کے کام کی اصلاح کرے تاکہ طلبہ اپنی غلطیوں سے آگاہ ہو کر آئندہ درست انداز سے اپنا کام کریں۔

## 1.11 تنقیدی جائزہ

ہر سبق کا تنقیدی جائزہ لینا بھی آئندہ سبقی خاکوں کی تیاری میں مددگار ثابت ہوتا ہے استاد کو چاہیے کہ وہ دیانت داری کے ساتھ اپنے سبق پر تنقید کرے۔ اس کی خوبیوں اور خامیوں کو پرکھے اچھے نکات کو آئندہ سبقی اشارات میں شامل رکھے اور خامیوں سے بچنے کی کوشش کرے۔ مثلاً کیا سبق کے نکات زیادہ تھے؟ وقت پر سبق پورا نہیں ہو سکا؟ سوالات پر زیادہ وقت صرف ہوا؟ تخیل سیار کا استعمال ہوا یا نہیں یا کسی خاص سبقی و بصری اعانت کی سبق کے دوران ضرورت محسوس ہوئی وغیرہ۔

## 1.12 دیگر اساتذہ کا تعاون

سبق کی تیاری میں دوسرے مضامین کے اساتذہ سے مدد لینا بہت ضروری ہے مثلاً سائنسی نکات معاشی اور

معاشرتی نکات، طبیعیات، کیمیا، نباتات، حیاتیات، معاشیات، عمرانیات، جغرافیہ، نفسیات وغیرہ۔ ایک استاد خواہ اردو پر کتنا ہی عبور رکھتا ہو سبق کے دوران آنے والے تمام عملی پہلوؤں پر حاوی نہیں ہو سکتا اس لیے سبقی اشارات میں اپنے نوٹس تیار رکھنے کے لیے اسے مختلف اساتذہ سے مدد لینا چاہیے۔

### 1.13 ہر برٹ کے رسمی اقدامات میں ترمیم

ہر برٹ کے رسمی اقدامات مندرجہ ذیل ہیں۔ (1) تمہید یا تیاری (2) سبق کی پیشکش (3) مواد کی تشریح (4) عمومی کھپے اخذ کرنا (5) دہرائی، اعادہ یا اطلاق۔

ان میں سے بعض اقدامات اردو کے سبق میں درکار نہیں ہوتے جبکہ بعض اقدامات میں اضافے کی ضرورت ہے مثلاً اگر اردو کا سبق محض معلوماتی مضمون پر مشتمل ہے تو شاید مواد کی تشریح سائنسی اور عملی انداز سے ضروری نہ ہو یا کھپے اخذ نہ کرانا پڑیں لیکن قواعد سے متعلق سبق میں ایسا ضروری ہے۔ اسی طرح تحسینی یا استحصانی سبق میں بھی عمومیت کی بجائے اظہار خیال اور تخلیقی مشق کے اقدامات کی ضرورت ہوگی مہارتی سبق جو جماعت اول سے شروع ہو جاتا ہے، میں مشق کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

### 1.14 اہم نکات

- (1) اردو کی تدریس عام طور پر روایتی طریقوں سے ہوتی ہے۔
- (2) اچھے سبق کو تحریری طور پر تیار کر لیا جاتا ہے۔
- (3) تحریری اشارات اور اہم نکات پہلے سے تیار کر لینے چاہئیں۔
- (4) تدریس کے مقاصد سبق کے خاکے سے واضح ہونے چاہئیں۔
- (5) اردو کے تدریسی مقاصد میں لسانی اور جماعتی کے ساتھ قومی مقاصد بھی شامل ہوتے ہیں۔
- (6) سبق کے تمام اشارات باہم مربوط اور مسلسل ہونے چاہئیں۔
- (7) سمعی و بصری امانات طے شدہ اور موزوں ہونے چاہئیں۔
- (8) بہتر ہے کہ سوالات پہلے سے طے ہوں اور مختصر موزوں اور واضح ہوں۔
- (9) تختہ سیاہ کے اقدامات اشارات میں طے ہوں تو سبق کی تدریس میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

- (10) استاد کے ذاتی اوصاف بھی سبق کی تیاری میں مدد دیتے ہیں۔
- (11) استاد کو اندازہ ہونا چاہیے کہ سبق کو کن طریقوں سے دلچسپ بنایا جائے تاکہ سبق میں طلبہ کی شرکت اور تعاون کو یقینی بنایا جاسکے۔
- (12) سبقی اشارات اچانک تقاضے پورا کرنے کے لیے چلک دار ہوں تو مثبت نتائج برآمد ہوتے ہیں۔
- (13) تفویض کا ریا گھر کا کام بھی اشارات میں درج ہو اور سبق سے مربوط ہو تو فائدہ مند ثابت ہوگا
- (14) پچھلے اسباق کا تنقیدی جائزہ سبق کی آئندہ تیاری میں ملحوظ رکھنا چاہیے۔
- (15) معلوماتی سبق کی تیاری میں دیگر مضامین کے اساتذہ سے مدد لے کر سبقی اشارات کی تشریح درج کر لینی چاہیے۔
- (16) ہر برٹ کے تمام رسمی اقدامات کی پیروی اردو کے سبق میں ممکن نہیں بلکہ ان اقدامات میں ترمیم و اضافہ کی ضرورت پڑتی ہے۔

### خود آزمائی نمبر 1

- س 1- مندرجہ ذیل سوالات کے درست جواب پر نشان (✓) لگائیں۔
- (الف) ہر برٹ کے رسمی اقدامات میں پہلا قدم کون سا ہے۔
- (i) مشق، (ii) اعادہ، (iii) جمید، (iv) پیشکش
- (ب) مہارتی سبق میں کس عمل کا اضافہ اہم ہو جاتا ہے؟
- (i) تشریح، (ii) مشق، (iii) اعادہ، (iv) پیشکش
- (ج) سبقی اشارات مرتب کرنے سے پہلے کون سی بات ملحوظ رکھنی چاہئے؟
- (i) تنقیدی جائزہ، (ii) گھر کا کام، (iii) سمعی و بصری اعانات (iv) سوالات
- (د) تدریسی تدابیر میں کون سی بات شامل ہوتی ہے؟
- (i) منطقی ترتیب، (ii) تختہ سیاہ کا استعمال (iii) تصاویر (iv) سوالات
- س 2- مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھئے۔
- (الف) کیا بچوں کے سوالات کا جواب ہاں یا ناں میں ہونا چاہئے؟

(ب) سبق میں کوئی تصویر، نقشہ وغیرہ دکھانے کے عمل کو کیا کہا جاتا ہے؟

(ج) تسلسل کے معنی بیان کریں؟

(د) اردو کے سبق میں کون سا مقصد خاص طور پر قابل ذکر ہے؟

(ر) تدریس کا سارا کام کہاں ہونا چاہئے؟

(س) کون سی بصری اعانت سب اساتذہ کو با آسانی مہیا ہوتی ہے؟

س3- مندرجہ ذیل عنوانات پر مختصر نوٹ لکھیں۔

(i) سبقی اشارات کی تنظیم میں سابقہ جائزے کی اہمیت۔

(ii) کامیاب سبق میں طلبہ کی شرکت کے طریقے۔

(iii) سبقی اشارات کا تسلسل اور منطقی ربط

(iv) تدریسی مقاصد اور سبقی اشارات کی تیاری۔

## 2- سبق کی تیاری

سبق کی تیاری محض استاد کی قابلیت یا مضمون پر اس کے حاوی ہونے کا نام نہیں نہ اس کی شخصیت اور محنت کا اس سے تعلق ہے۔ ایک ادنیٰ قابلیت اور کم مہارت والا استاد بھی اگر سبق کی تیاری طے شدہ طریقوں کے مطابق پہلے سے کر لیتا ہے تو وہ کامیاب استاد بن سکتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس سبق کی تیاری، سبقی خاکے یا اشارات سے مکمل آگاہی ہو۔

### 2.1 تیاری کی اہمیت اور طریقے

سبق کی پہلے سے تیاری اس لئے اہم ہے کہ

(1) سبق تیار کر لینے کے بعد استاد زیادہ پر اعتماد ہو جاتا ہے۔

(2) استاد تدریس کا موزوں طریقہ اختیار کرتا ہے۔

(3) استاد ایک طے شدہ طریق کار کے مطابق سبق دیتا ہے۔

- (4) سبق کا جائزہ لینا اور بہتری پیدا کرنا ممکن ہوتا ہے۔
- اس تیاری کے چند اصول پیش نظر رکھے جاتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔
- (1) مقاصد: مقاصد تدریس مقرر اور واضح ہوں۔
- (2) ترتیب: سبقی اشارات منطقی اور ضروری ترتیب کے مطابق ہوں۔
- (3) انتخاب: سبق میں ضروری اور مناسب مواد دیا جائے سمعی و بصری اعانات منتخب ہوں اور سوالات پہلے سے طے ہوں۔
- (4) تقسیم: سبق کے مختلف حصے ہوں اور ہر حصہ دوسرے کے ساتھ وقت اور مواد کے لحاظ سے مناسب تقسیم میں ہو۔
- (5) مصروفیت: سبق کے دوران استاد اور طلبہ کی مسلسل مصروفیت کو پہلے سے طے کر دیا گیا ہو۔
- (6) دلچسپی: سبق میں طلبہ کی دلچسپی برقرار رکھنے کے لئے تداویر خاص طور پر سوال جواب کی تکنیک اختیار کرنا، سمعی و بصری اعانات استعمال کرنا اور تمہیدی چٹکے سنانا ضروری ہوتا ہے۔
- (7) زندگی سے رابطہ: ہر سبق کا تعلق زندگی سے ہو، مثالیں براہ راست معاشرت سے اخذ کی جائیں اور سبق کا فائدہ عملی زندگی میں محسوس ہونا چاہئے۔
- (8) اجتماعیت اور انفرادیت: سبق میں گروہی اور انفرادی ضروریات کا خیال رکھنا ضروری ہے جماعت میں اگر کسی خاص سطح اور رد عمل کے طلبہ ہوں تو باقی طلبہ کے لئے کیا کیا جائے گا اس امر کا اہتمام پہلے سے اشارات سے کر لینا چاہئے۔

## 2.2 مفصل اشارات

سبق کے اشارات جس قدر تفصیل کے ساتھ تحریر کئے جائیں، کم ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ استاد اور طلبہ جو کچھ بھی بولیں یا کریں گے، انہیں لکھ لیا جائے بلکہ جماعت میں پیش آنے والے متوقع امور کو لکھ لینا اور ان کے لئے جواب تیار کر لینا ہی مفصل اشارات کا سبب بنتا ہے تاکہ اہم بات چھوٹ نہ جائے۔ اس مقصد کے لئے مندرجہ ذیل خاکہ مدد دے سکتا ہے۔

## سبقی خاکہ

جماعت _____	تاریخ _____	سبق کا عنوان _____
وقت _____	تدریسی سامان یا سمعی و بصری اعانات _____	
عمومی مقاصد تدریس:	(1) قومی _____	
	(2) موضوعی _____	
	(3) جماعتی _____	
خصوصی مقاصد تدریس:	(1) عنوان کے لحاظ سے _____	
	(2) استاد کا مقصود _____	
بچوں کی سابقہ واقفیت:		
تمہید یا ابتدا:		
پیشکش کی پہلی منزل:		
سوالات:		
اعادہ:		
دوسری منزل:		
سوالات:		
اعادہ:		
تیسری / امکانی / آخری منزل:		
سوالات:		
اعادہ:		
کلی اعادہ:		
مشق:		
تفویض کار:		



## 2.3 ابتدائی سطح کے اقدامات

ابتدائی یا پرائمری سطح پر اردو کی تدریس کے اقدامات خواہ پہلی جماعت میں ہوں یا پانچویں جماعت میں، یہ طے ہے کہ مشق/ڈرل اور تخلیقی کام اس میں ضروری اور موزوں اقدام یا تدبیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ عمومی اقدامات کے حوالے سے چند اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

### 2.3.1 تمہید:

تمہید کے عمل سے مراد یہ ہے کہ طلبہ کو سبق کے لئے تیار کیا جائے یعنی ان کی سابقہ واقفیت کو موجودہ و مطلوبہ سبق کے ساتھ مربوط کیا جائے۔ نئے سبق کی طرف ترغیب دے کر موضوع سبق کا اعلان کیا جائے۔ اس کے لئے کوئی خاص اصول تو متعین نہیں ہو سکتے۔ یہ زیادہ تر معلم کی اپنی ذہانت پر منحصر ہے کہ کن حالات میں کیا مخصوص طریقہ اختیار کرتا ہے۔

نثر کے اسباق میں زیادہ زور تفہیم عبارت پر دیا جاتا ہے۔ جب کہ نظم کے اسباق میں ”استحسان“ پر۔ اس لئے دونوں اسباق کے مراحل بھی ان اسباق کی ضروریات کے مطابق ہوں گے۔ لہذا تمہید میں بھی استاد اپنے مقاصد سبق کو سامنے رکھے گا اور طلبہ کو ذہنی طور پر ان کے لئے آمادہ کرے گا۔

### 2.3.2 اعلان سبق

تمہید کے بعد دوسری منزل اعلان سبق کی ہے۔ سبق کے پس منظر کی روشنی میں، نیز نفس مضمون کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اور اس کی وضاحت کرتے ہوئے استاد سبق کا آغاز کر دے گا۔ سبق کے قابل غور نکات کا بیان بھی اس مرحلے پر ہوگا غرضیکہ جملہ ابتدائی مراحل جو تمہید میں رہ گئے تھے، ان کی یہاں تکمیل ہوگی۔ جب معلم کو تسلی ہو جائے کہ طلبہ ذہنی طور پر نئے سبق کی تحصیل کے لئے کلی طور پر آمادہ ہیں تو وہ اگلے مرحلے میں داخل ہو جائے گا۔

### 2.3.3 پیشکش

اس مرحلے میں استاد کی اپنی مثالی خواندگی، طلبہ کی خواندگی، اصلاح تلفظ اور خواندگی کا اعادہ شامل ہیں۔ معلم

کی قرأت کا مسئلہ نہایت اہم ہے تلفظ درست، لب و لہجہ مؤثر، رفتار موزوں اور آواز خوش گوار ہو جو کانوں میں رس گھولے اس کے لئے مناسب تیاری کی ضرورت ہے۔ اگر معلم آواز کے زیر و بم اور لہجہ تلفظ کی باریکیوں سے نا آشنا ہے تو اس کی ”مثالی قرأت“ کا رلا حاصل ہو کر رہ جائے گی۔ اگر قرأت درست ہو تو عبارت تقریباً ذہن نشین ہو جاتی ہے۔ اگر منزل طلبہ کی قرأت ہے تو سب سے پہلے جماعت کے ذہین ترین طالب علم سے کہا جائے کہ وہ سبق کی عبارت کو بلند آواز سے پڑھ کر سنائے تاکہ کمزور طالب علم دوبارہ خواندگی سے مستفید ہو سکیں۔ اس کے بعد سب کو موقع ملنا چاہئے تاکہ جھجک دور ہو وقت کی کمی کے پیش نظر اگر کچھ طلبہ کو ایک سبق میں خواندگی کا موقع نہ ملے تو انہیں دوسرے سبق میں اس کا موقع ضرور مہیا کرنا چاہئے۔ دوران خواندگی طلبہ کو بار بار ٹوکنا مناسب نہیں کسی سے اگر کچھ غلطی ہوگئی ہے تو استاد کو وہ حصہ دوبارہ پڑھ دینا چاہئے۔

طلبہ کی خواندگی کے دوران استاد کو بڑے انہماک سے تلفظ کی طرف نظر رکھنی چاہئے۔ طلبہ جن الفاظ کا تلفظ صحیح ادا نہ کر سکیں، استاد وہ لفظ بورڈ پر لکھتا جائے اگر سبقی اشارات میں ان کا ذکر پہلے سے موجود یا پہلے ہی بورڈ پر لکھے جا چکے ہوں تو ان کے نیچے لکیر کھینچ دے یہ درست تلفظ کی تکرار صحت کے لئے بے حد مفید ہے۔

#### 2.3.4 اخذ معانی:

زبان اظہار اور ابلاغ کا ذریعہ ہے۔ الفاظ خیالات کی صوتی تصاویر ہیں۔ انسان فقرات اور جملوں میں سوچتا ہے، جو الفاظ کا مجموعہ ہوتے ہیں۔ ہر خیال کی تصویر کسی لفظ سے بنتی ہے۔ کسی کا ذخیرہ الفاظ جتنا زیادہ ہوگا اتنے ہی اس کے خیالات وسیع ہوں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ طلبہ کو لغت یا فرہنگ یاد کروا دینے سے ان میں منطقی استدلال کی قوت بڑھ جاتی ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنا ذخیرہ الفاظ زیر عمل اور زیر دسترس ہوگا یعنی الفاظ کے استعمال پر جتنی قدرت اور گرفت ہوگی اتنا ہی استدلال بڑھے گا اور ان مضامین و خیالات پر جن کا تعلق ان الفاظ و اصطلاحات سے ہے قدرت زیادہ ہوگی۔ بعض لوگوں کے پاس ذخیرہ الفاظ کی فراوانی ہوتی ہے۔ مگر ان کی ترتیب اور مناسب استعمال پر دسترس نہیں ہوتی، جسے عام زبان میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے علم کو حسب ضرورت استعمال نہیں کر سکتے۔ کمزوری زبان کے مزاج اور الفاظ کے درست استعمال سے عدم واقفیت پر مبنی ہوتی ہے۔ بیشتر اوقات اس کا باعث ابتدائی ترتیب کا نقص ہوتا ہے۔ اساتذہ نے مناسب وقت پر مناسب توجہ نہیں دی۔ معانی کی راہ میں حائل مشکلات بالعموم مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پر ہوتی ہیں۔

- (1) خیال کی پیچیدگی، فکر کی گہرائی اور طریقہ استدلال کی قدرت
- (2) الفاظ کی ثنالت غربت اور گنجلک ہونا
- (3) اسلوب بیان کی پیچیدگی
- (4) تلمیحات کے پس منظر سے عدم واقفیت
- (5) محاورات سے نا آشنائی۔
- (6) ایسے طلبہ جن کی مادری زبان علاقائی زبانوں میں سے ایک ہو انہیں بعض اوقات ”روزمرہ“ کے سمجھنے میں بھی دقت ہوتی ہے۔

معلم ان دقتوں کا حل طلبہ کی مدد سے کرے گا۔ معلم کا زیادہ سے زیادہ پس منظر میں رہنا ضروری ہے تاکہ طلبہ میں تجسس اور تحقیق کا مادہ پیدا ہو بعض اوقات طلبہ اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوتے تو استاد کا بتا دینا مناسب ہے۔ معافی کو بتا دینے کے کئی طریقے ہیں۔ مترادف الفاظ کا ہونا، مفہوم بیان کرنا، وضاحت اور تشریح کرنا، مثال سے واضح کرنا۔ استاد کو چاہئے کوئی بھی صورت اختیار کرے لیکن طلبہ جب تک کسی مشکل اور نئے لفظ کو اپنے فقرات میں استعمال نہ کریں گے، ان کی اس لفظ یا محاورے پر گرفت مضبوط نہ ہوگی اور نہ وہ ان کے ذخیرۃ الفاظ میں شامل ہوگا۔ محاورات اور تلمیحات کا مسئلہ مفرد الفاظ سے جدا ہے ان میں استاد کی رہنمائی بعض اوقات دلچسپی کا باعث ہوتی ہے۔ تلمیحات کے پس منظر میں واقعات و حکایات اسباق کو زندگی سے ہم آہنگ یا قریب تر کرنے میں مدد ہوتے ہیں۔ بعض مفرد الفاظ جو محقق کو عیاں کرتے ہیں، نہ تو مترادفات کی مدد سے اور نہ تصویروں یا چارٹوں کی مدد سے سمجھائے جاسکتے ہیں۔ ان کے لئے استاد کی زبانی وضاحت اور بعد ازاں ان کا فقرات میں استعمال ہی موزوں رہتا ہے۔ بعض انسانی حرکات مثلاً کھجانا، ٹہلنا وغیرہ بھی اسی زمرے میں آتی ہیں۔ بعض جملے ایسے ہوتے ہیں جو قواعد کے لحاظ سے تو بالکل درست ہوتے ہیں مگر ان سے دیئے گئے الفاظ کی وضاحت نہیں ہوتی مثلاً اسمائے مکرمہ، اسمائے معرفہ مثلاً لاہور بڑا شہر ہے یا شیر ایک جانور ہے۔ سب کھانے کی چیز ہے۔ ان فقرات سے کچھ بھی واضح نہیں ہوتا۔ اگر ان فقرات کو اس طرح بدل دیا جائے کہ لاہور پنجاب کا دارالحکومت اور بڑا شہر ہے، شیر ایک طاقتور درندہ ہے اور سیب ایک لذیذ اور شیریں پھل ہے، تو یہ فقرات معافی کی تصور کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان صورتوں میں تصاویر اور ماڈل بہت کارگر ثابت ہوتے ہیں۔ ورنہ شیر کو جانور اور سیب کو پھل کہہ دینے سے معافی کا شعور پیدا نہیں ہوتا۔ اس طرح اخذ معافی کے ساتھ تحلیل صرنی اور ترکیب نحوی، جس حد تک ممکن ہو ساتھ ساتھ چلنی چاہئے۔

نکات کی تشریح میں عملی زندگی سے مثالیں، مناظر کی وضاحت میں تصاویر اور چارٹ، مشاہیر کی آراء اور خوبصورت اشعار جڑنے سے سبق میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے۔

### 2.3.5 جزوی اعادہ

اخذ معانی تشریح و توضیح کے مراحل کے بعد استاد سبق کے اہم پہلوؤں پر سوالات کرے گا جس کے جوابات یہ واضح ہو جائے گا کہ سبق کس حد تک کامیاب رہا ہے۔ اس طرح ایک پیرا کے بعد دوسرا پیرا پڑھا جاسکتا ہے اور نظم کے ایک بند کے بعد دوسرا بند۔

### 2.3.6 جائزہ سبق کا اختتام

اس مرحلے پر مندرجہ ذیل اقدامات کئے جائیں گے۔  
قرأت ثانیہ، سبق کے مفہوم کا خلاصہ، خیالات کی تفہیم کا جائزہ، الفاظ اور محاورات کی مشق اور تفویض وغیرہ  
قرأت ثانیہ سے یہ مقصود ہے کہ طلبہ کو سبق کی قرأت، تلفظ اور لب و لہجہ کے جملہ مشکلات پر عبور حاصل ہو چکا ہے۔ اب انہیں کوئی وقت باقی نہیں۔ مفہوم کا خلاصہ سننے سے مراد یہ ہے کہ سبق کا مرکزی خیال طلبہ کے ذہن نشین ہو چکا ہے، نئے محاورات و تراکیب کے معانی ذہن نشین ہو چکے ہیں، سبق کی ابتدا میں جو بنیادیں استوار کی گئی تھیں، ان کے مطابق آخری منازل طے ہو چکی ہیں۔ اس کے بعد سبق کا تنقیدی جائزہ لیا جائے گا۔ اس میں طلبہ کو سبق کی روح سے آشنا کرایا جائے گا یہ وہ مرکزی خیال ہے جو سبق کا مقصود ہے یعنی مصنف جو پیغام دینا چاہتا ہے اس پر زور دیا جائے گا تاکہ طلبہ نے جو کچھ دوران سبق حاصل کیا ہے اسے اپنی عملی زندگی کا حصہ بنالیں۔ آخری مرحلہ تفویض کا رکا ہے یعنی گھر کا کام۔ اس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ مشکل الفاظ و محاورات کے معنی اور ان پر مبنی فقرات کا لکھ کر لانا، آموختہ کو سلیس اردو میں لکھنا، خلاصہ لکھنا، کہانی کے کرداروں پر بحث کرنا اور مشکل پیرا گراف کی تشریح کرنا وغیرہ

### 2.4 اردو قاعدے کی تدریس

اردو بولنا، پڑھنا اور لکھنا الگ الگ مہارتیں ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اردو کی اصوات، حروف اور الفاظ کی املا ایک دوسرے سے بہت حد تک مختلف ہیں۔ اردو کے حروف صوتی انداز سے وجود میں نہیں آئے، ا، ع، ہ کی آوازیں ایک ہی ہیں اسی طرح ذ، ز، ض، ظ کی آوازیں ایک ہی ہیں جبکہ ق، ک میں بھی بہت کم فرق ہے۔ الفاظ کی

الملاحروف کو ملا کو لکھنے سے متعلق ہے۔ پڑھنے کا تعلق بجا سے ہے حروف کے ملنے سے نہیں۔ اس لئے بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی مہارتوں کا آغاز مختلف طریقوں سے کرنا پڑتا ہے۔ ضروری ہے کہ اس مقصد کے لئے مندرجہ ذیل چند اشارات سے مدد حاصل کی جائے۔

(1) اردو حروف کو اس طرح سے پڑھایا جائے کہ ہر حرف کی تدریس کے بعد اس کی خاص شکلوں سے آگاہی اور انہیں پڑھنے لکھنے کی مہارت حاصل ہو جائے ہر حرف کے بعد با معنی الفاظ اور جملے بن سکیں۔ مثلاً ”آ“ حرف بھی ہے، صوت بھی، لفظ بھی اور جملہ بھی۔

(2) اردو الفاظ مجموعی، شکری یا گروہی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے اردو میں مترادفات کی کثرت ہے۔ چنانچہ آغاز مقامی یا ارد گرد کے ماحول یا ثقافت سے لئے گئے الفاظ سے استفادہ کرنا چاہئے۔

(3) قاعدے میں خواہ درج ہو یا نہ درج ہو، مقامی رسم و رواج ہی کو ملحوظ رکھتے ہوئے تدریس کا کام سرانجام دینا چاہئے۔

(4) اردو کسی کی مادری زبان ہے تو کسی کی دوسری/ثانوی زبان، کسی کے ماحول میں پہلے سے موجود ہے اور کسی کے لئے اجنبی زبان۔ اس لئے طریقہ تدریس امتزاجی اور پلک دار ہونا چاہئے۔ مقامی زبانوں میں ترجمہ کا طریقہ بھی حسب ضرورت استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(5) اردو قاعدے میں ”ا“، ”و“، ”ی“ اور ”ے“ کی دوہری حیثیت ہے۔ یہ حروف علت بھی ہیں جو کسی حرف کے بعد آئیں تو علت (Vowel) کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ چنانچہ ان سے پہلے حرف پر زبر، زیر اور پیش نہیں ہوتی۔

(6) اردو میں زبر، زیر، پیش بھی علامات علت ہیں ان کے بغیر دو حروف ملائے ہی نہیں جاسکتے۔ لہذا تدریسی تدابیر کے طور پر حروف تہجی اپنی موجودہ ترتیب سے پڑھانے کی بجائے مندرجہ ذیل دو طریقوں سے پڑھائے جائیں تو موزوں ہے۔

(الف) کثرت استعمال والے حروف یعنی ا، ب، ج، د، ر، س، ت، و، ی، ے، وغیرہ پہلے پڑھائے جائیں اور ژ، ٹ وغیرہ آخر میں۔

(ب) ا، و، ی، ے پہلے پڑھانے سے الفاظ بنانے میں مدد ملتی ہے۔

(7) زیر، زبر، پیش سے متعلق اسباق سے پہلے تیار کر لئے جائیں تو حروف ملا کر الفاظ بنانے اور جملے بنانے میں

مد ملتی ہے۔

(8) لین اصوات یعنی زیر + و، پیش + و، زبر + ے، پڑھانے سے دُور، ہے، نہیں وغیرہ پڑھانے میں آسانی ہو جاتی ہے اور اردو کے جملے ماضی بعید کی بجائے ماضی قریب اور فعل حال میں بنائے اور پڑھائے جاسکتے ہیں۔ یعنی ”وہ آتا تھا“ کی بجائے ”وہ آتا ہے“ پڑھایا جاسکتا ہے۔

(9) حرف ”ہ“ پہلے پڑھانے سے ”یہ“، ”وہ“ کے اشارات اور ضمائر اور ”ہے“، ”ہو“ جیسے حروف افعال آسانی سے پڑھائے جاسکتے ہیں۔

(10) تنوین، کھڑی زبر اور تشدید کی اصوات آخری اسباق میں پڑھائی جاسکتی ہیں۔

(11) ”بھ“، ”پھ“، ”تھ“ کو ب، ہ، اور پ، ہ کی مخلوط آوازیں سمجھ کر نہ پڑھایا جائے بلکہ مفرد اور واحد صوت یا حرف کی طرح پڑھایا جائے۔

(12) جو بولا جائے، وہی پڑھایا جائے، وہی لکھایا جائے، وہی سنایا جائے اور وہی دکھایا جائے تو قاعدے کی تدریس مؤثر ہو سکتی ہے۔

(13) مشق تدریس کی بنیادی کلید ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ زیادہ وقت مشق کو دیا جائے اور سبق کا مواد کم سے کم رکھا جائے۔

(14) لکھنے کی مشق میں حروف کی شکلوں کی پہچان خاص طور پر ب، پ وغیرہ کی متعدد صورتوں کو انیس بنیادی شکلوں کے ساتھ ملنے کے انداز میں واضح کرنا چاہئے۔

ا، ب، ج، د، ر، س، ص، ط، ع، ف، ق، ک، ل، م، ن، و، ہ، ی، ے  
ان میں: ا، ب، د، ک، ل، س، کے ساتھ ب، پ، ت کی ایک شکل، ج، م کی ایک شکل، س، ص، ط، ع، ف، ق، و کے ساتھ ایک شکل اور باقی حروف کے ساتھ متفرق شکلیں وجود میں آتی ہیں۔

(15) اردو کے تمام حروف اس وقت تک ملا کر لکھے جائیں گے جب تک کہ:

(i) لفظ ختم نہ ہو جائے یا

(ii) ا، ر، (ڑ، ز، ژ)، د، (ڈ، ذ)، و، (و) اور ء میں سے کوئی حرف نہ آجائے، یہ حروف اپنے اگلے حروف کے ساتھ نہیں ملتے۔ املا میں اسی بات کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔

(16) حروف کے دندا نے اور شوئے، نقاط اور ان کے مقامات کو ملحوظ رکھنے اور سکھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

جن کا پڑھنے سے بھی اتنا ہی تعلق ہوتا ہے۔

(17) تدریج قاعدے کی بنیاد ہے یعنی آسان سے مشکل کی طرف، سادہ سے مشکل کی طرف اور معلوم سے نامعلوم کی طرف بڑھنا۔

## 2.5 دوسری اور تیسری جماعت کے اشارات

دوسری اور تیسری جماعت میں روانی سے بولنے، لکھنے اور پڑھنے پر توجہ دی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لئے بھی سبقی اشارات یوں ترتیب دیئے جائیں کہ سبق میں دلچسپی کا عنصر بڑھے۔ سمعی و بصری اعانات میں ٹیپ ریکارڈر یا فلم زیادہ موزوں ہیں۔ جماعت کے اندر اردو میں گفتگو اور اردو کے اضافی مطالعے مثلاً باتصویر کہانیاں اور لطیفے، چٹکے ایسی تدابیر ہیں جن کی مدد سے تدریس بہتر بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔

پہلی جماعت میں قاعدے اور بنیادی عبارت کی تدریس کے بعد یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ پاکستان کے تمام علاقوں میں دوسری اور تیسری جماعت میں بھی طلبہ کا رد عمل ایک سا ہوگا اور وہ تقویٰ کی طور پر کافی حد تک عبور حاصل کر لیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ مقامی طور پر استاد کو مختلف رد عمل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے سبقی اشارات میں ایسے پہلوؤں کے اثرات اور ان کے لئے اردو کی حیثیت بطور مادری، ثانوی یا اجنبی زبان حوالوں سے استاد کو اپنے لئے خود ہی راستہ تلاش کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً استاد کو اگر معلوم ہے کہ مقامی بچہ بھ، پھ، تھ کی بھاری آوازیں نہیں نکال سکتا تو سبقی اشارات میں استاد کو یہ تحریر کرنا چاہئے کہ اس کے لئے وہ کیا طریقہ اختیار کرے کہ بچہ یہ آوازیں صحیح طور پر نکال سکے۔

دوسری اور تیسری جماعت میں مشق / ڈرل کا طریقہ موزوں ثابت ہوتا ہے۔ ایک طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ استاد ایک لفظ یا جملہ بولے اور طلبہ اسے دہرائیں یا چند طلبہ باقی جماعت کو سبق یاد کرائیں۔ تحریری مشق میں بھی طلبہ کی نگرانی استاد خود کرے۔ لفظ اور اس کا تلفظ بار بار دہرانے سے سبق یاد ہو جاتا ہے۔ یہی صورت املا کی مشق کی بھی ہے۔

## 2.6 چوتھی اور پانچویں جماعت کے اشارات

یہ جماعتیں تخلیقی صلاحیتیں بیدار کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ اس لئے ان جماعتوں کے سبقی اشارات میں سمعی و بصری اعانات کے علاوہ ایسی تدابیر کو سبقی خاکوں میں استعمال کرنا چاہئے۔ مثلاً ایک تدبیر کہانی سنانا ہے۔ بچے کہانی کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ طلبہ کو اردو کی طرف مائل کرنے اور تخلیقی صلاحیتیں بیدار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان میں کہانی تخلیق کرنے کی تحریک پیدا کی جائے۔ اس سے ان کی زبان پر اردو کا محاورہ آسانی سے چڑھ جاتا

ہے۔ ان کی جھجک دور ہو جاتی ہے اور بے خوف ہو کر اردو بولنے لگتے ہیں۔ ان کے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہونے لگتا ہے اور وہ اردو میں اپنے خیالات بیان کرنے پر قادر ہو جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں تقریری اور تحریری مقابلے بھی اسباق کا حصہ بنائے جاسکتے ہیں۔ مشاعرے اور بیت بازی کے مقابلے اس سطح پر کرواتے جاسکتے ہیں ریڈیو پروگرام سننے پر بھی طلبہ کو ترغیب دی جاسکتی ہے۔ ٹیپ ریکارڈ پر بھی پروگرام سنوائے جاسکتے ہیں اور جہاں ٹی وی موجود ہے وہاں اسباق کی تیاری میں ٹی وی پروگراموں پر گفتگو اور تبصرے بھی شامل کئے جاسکتے ہیں۔

غرضیکہ چوتھی اور پانچویں میں سبقی اشارات کو تخلیقی صلاحیتوں کے حوالے سے تیار کرنا ضروری ہے۔

## 2.7 اہم نکات

- 1- سبق کی تیاری کے بعد استاد زیادہ پر اعتماد ہو جاتا ہے۔
- 2- سبقی اشارات استاد کو موزوں طریق تدریس اختیار کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔
- 3- استاد ایک طے شدہ راستے پر چل کر سبق دیتا ہے۔
- 4- سبقی اشارات سبقی جائزے اور بہتری میں مدد دیتے ہیں۔
- 5- سبقی اشارات کی تیاری میں مقاصد، ترتیب، انتخاب مواد، سبقی تقسیم، طلبہ کی مصروفیت، دلچسپی، زندگی سے رابطہ، اجتماعیت اور انفرادیت وغیرہ کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔
- 6- سبق کے اشارات مفصل ہونے چاہئیں۔
- 7- سبق کے عمومی اقدامات تمہید، اعلان سبق، پیشکش، اخذ معافی، جزوی اعادہ، جائزہ اور سبق کا اختتام ہیں۔
- 8- اردو قاعدے کی تدریس ہر حرف سے بامعنی الفاظ اور جملوں کی تدریس پر مبنی ہونی چاہئے۔
- 9- اردو کا آغاز مقامی ماحول یا ثقافت کے الفاظ سے کرنا چاہئے۔
- 10- طریق تدریس امتزاجی ہونا چاہئے۔
- 11- ا، و، ی، ے حروف علت ہیں لہذا انہیں پہلے پڑھانا چاہئے۔
- 12- زیر، پیش والے اسباق بھی پہلے پڑھانے چاہئیں۔
- 13- لین اصوات والے الفاظ پہلے پڑھانے سے اردو کے جملے فعل حال میں پڑھائے جاسکتے ہیں۔



- 14- حرف ”ہ“ پہلے پڑھانے سے یہ اور وہ کے ضمائر اور ہے، ہو جیسے الفاظ پڑھائے جاسکتے ہیں۔
- 15- بھ، پھ، تھ کی آوازیں مخلوط نہیں مفرد ہیں۔
- 16- جو بولا جائے، وہی پڑھایا جائے، وہی لکھایا جائے۔
- 17- مشق بنیادی کلید ہے۔
- 18- اردو حروف کی انیس بنیادی شکلیں ہیں۔
- 19- تدریج قاعدے کی بنیاد ہے۔
- 20- دوسری، تیسری جماعت میں تقویتی عناصر زیادہ ہوتے ہیں۔
- 21- چوتھی اور پانچویں جماعت میں تخلیقی عناصر زیادہ ہوتے ہیں۔

## خود آزمائی نمبر 2

- س 1- مندرجہ ذیل بیانات میں صحیح یا غلط کی نشاندہی کیجئے۔
- 1- سبقی اشارات سے استاد زیادہ پر اعتماد ہو جاتا ہے۔ ص/غ
- 2- سبقی اشارات سبقی جائزے میں مدد نہیں دیتے۔ ص/غ
- 3- سبق کے اشارات مختصر ہونے چاہئیں۔ ص/غ
- 4- اردو قاعدے کی تدریس حروف تہجی کی ترتیب سے ہونی چاہئے۔ ص/غ
- 5- بھ، پھ، تھ کی آوازیں مخلوط نہیں مفرد ہوتی ہیں۔ ص/غ
- 6- مشق بنیادی کلید ہے۔ ص/غ
- 7- اردو حروف کی بیس بنیادی شکلیں ہیں۔ ص/غ
- 8- دوسری اور تیسری جماعت میں تقویتی عناصر زیادہ ہوتے ہیں۔ ص/غ
- 9- چوتھی اور پانچویں جماعت میں مشق پر زیادہ زور دینا چاہئے۔ ص/غ
- 10- جو بولا جائے، وہی پڑھایا جائے، وہی لکھایا جائے۔ ص/غ

س 2- خالی جگہ پر کریں۔

- 1- نثر کے اسباق میں تفہیم اور نظم کے اسباق میں \_\_\_\_\_ پر زور دیا جاتا ہے۔
- 2- اگر قرأت \_\_\_\_\_ ہوگی تو عبارت ذہن نشین ہو جائے گی۔
- 3- طلبہ کی خواندگی کے دوران استاد کو \_\_\_\_\_ کی طرف نظر رکھنی چاہئے۔
- 4- اخذ معنی اور تشریح کے بعد کا مرحلہ \_\_\_\_\_ کا ہے۔
- 5- اردو الفاظ مجموعی اور لشکری ہیں اس لئے اردو میں \_\_\_\_\_ کی کثرت ہے۔
- 6- مقامی زبانوں میں \_\_\_\_\_ کا طریقہ بھی حسب ضرورت استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- 7- ا، و، ی، ے، کی دوہری حیثیت ہے۔ یہ حروف \_\_\_\_\_ بھی ہیں۔
- 8- لین اصوات پڑھانے سے اردو کے جملے ماضی کی بجائے \_\_\_\_\_ میں بنائے جاسکتے ہیں۔
- 9- بھ، پھ، تھ کی آوازیں مخلوط نہیں بلکہ \_\_\_\_\_ ہیں۔
- 10- اردو کے تمام حروف اس وقت تک \_\_\_\_\_ کر لکھے جائیں جب تک لفظ ختم نہ ہو جائیں۔

س 3- مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھیں۔

- |                           |                             |
|---------------------------|-----------------------------|
| (i) سبق کی پیشکش          | (ii) پہلی اور دوسری خواندگی |
| (iii) اردو قواعد کی تدریس | (iv) سبقی اشارات کی تفصیل   |

## جوابات

### خود آزمائی نمبر 1

- س 1- الف (iii)، ب (ii)، ج (i)، د (iv)  
 س 2- الف (نہیں) ب (بھری اعانت) ج (مربوط) (ارتقا پذیر)  
 د (قوی مقصد) ر (کرہ جماعت) س (نختہ سیاہ)  
 س 3- کے جوابات متن میں موجود ہیں۔

### خود آزمائی نمبر 2

- س 1- 1- (ص) 2- (غ) 3- (غ) 4- (غ)  
 5- (ص) 6- (ص) 7- (غ) 8- (ص)  
 9- (غ) 10- (ص)  
 س 2- 1- امتحان 2- درست 3- تلفظ 4- سوالات  
 5- مترادفات 6- ترجمہ 7- علت 8- حال  
 9- مفرد 10- ملا  
 س 3- کے جوابات متن میں موجود ہیں۔

## کتابیات

- 1- تدریس زبان (انگریزی)  
رابرٹ لاڈو، نئی دہلی 1976ء
- 2- ابتدائی مدارس میں لسانی فنون (انگریزی)  
رونالڈ پریس کمپنی نیویارک 1960ء
- 4- اردو زبان اور اس کی تعلیم  
ڈاکٹر سلیم فارانی، پاکستان بک سنٹر، اردو بازار لاہور 1962ء
- 5- اردو تجدید کورس (برائے پرائمری اساتذہ)  
ڈاکٹر محمد صدیق خان شبلی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد 1979ء
- 6- اردو اور اس کی تدریس  
ڈاکٹر محمد صدیق خان شبلی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد
- 7- اردو کیسے پڑھائیں  
مولوی سلیم عبداللہ اردو اکیڈمی، سندھ، کراچی 1955ء
- 8- تدریس زبان ---- ایک تجزیہ  
انڈیانا یونیورسٹی پریس بلومنگٹن ---- لندن 1971
- 9- رہنمائے معلم امام  
ادارہ ترتیب نصاب محکمہ تعلیمات لاہور 1968ء
- 10- سہمی معاونات ---- (انگریزی)  
کولمبیا یونیورسٹی نیویارک 1966ء
- 11- قابوس نامہ ---- (فارسی)